ہندکو اُردو لغت

مرتبہ

سلطان سکون

گندھاراہندکوبورڈپاکستان (پشاور)
آغامیرجانی روڈ، بیرون یکہ توت، پشاورشہر(موبائل 0333-9103382)

جملہ حقوق محفوظ اُن

سال اشاعت 2002ء

ناشر .... گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان (پشاور)

کمپوزنگ .... محمد الیاس آفریدی/آصف آفریدی

ٹائٹل .... عامر شہزاد

طباعت .... دی پرنٹ مین بالمقابل جی پی او پشاور صدر

تعداد .... ھک ہزار

قیمت .... -/150 روپے

ملنے دا پتہ

ڈاکٹر عدنان محمود گل

وائس چیئرمین

گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان (پشاور)

مرکزی دفتر' آغا میر جانی روڈ' بیرون یکہ توت

پشاور شہر

موبائل: 0333-9103382

بسم اللہ الرحمان الرحیم

عرضِ حال

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکریہ! جس کی رحیم وکریم ذات نے مجھ خاکسار کو ہمیشہ میرے شروع کئے گئے ادبی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت وحوصلہ اور توفیق عطا فرمائی اور مجھے سرخرو وسرفراز فرمایا۔ زیرِنظر ہندکو اُردو لغت بھی ایک ایسا ہی منصوبہ تھا۔

پہلے تو یہ عرض کردوں کہ میں ہندکو زبان وادب کی طرف کب اور کیسے متوجہ ہوا جب کہ بنیادی طور پر میں اردو زبان کا ایک ادنیٰ سا شاعر ہوں۔

یہ کوئی کم وبیش پچیس برس پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک روز اپنے ایک عزیز سے سرِراہ ملاقات ہوگئی تو اس نے مجھ سے ایک خاندان اور اس کے افراد کے بارے میں حال احوال پوچھا۔ گفتگو ہندکو زبان ہی میں ہورہی تھی۔ جواباً میری زبان پر بے ساختہ یہ جملہ آ گیا کہ "اوتے بس رل برل ہو گئے نیں" جس کے بعد مجھے مزید کسی تفصیل و وضاحت کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ میرے مخاطب پر ہندکو کے اس مختصر جملے سے اس خاندان کے حال کی حقیقت واضح ہوگئی تھی۔ بس یہی وہ جملہ تھا اور یہی وہ لمحہ تھا جب مجھے اس امر کا شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ ہماری ہندکو زبان میں کیسی کیسی جامع اور بلیغ مطالب کی تراکیب اور کیسے کیسے خوبصورت الفاظ موجود ہیں جن کو ہم نے نظرانداز کر رکھا ہے! چنانچہ اس کے بعد میرا تخلیقی وتحقیقی جوہر رفتہ رفتہ ہندکو زبان کی طرف منتقل ہوتا گیا جس کے نتیجے میں چند سالوں میں ہندکو لوک ادب پر مشتمل میری چار کتابیں شائع ہوئیں جن میں دو کتابیں بجھارتوں کی ایک کتاب لوک کہانیوں کی اور ایک کتاب کہاوتوں (ضرب الامثال) پر مشتمل ہیں۔

میں اس امر کا نہ تو مدعی ہوں اور نہ میرا یہ منصب ہے جو یہ کہہ سکوں کہ ہندکو زبان ایک باقاعدہ اور قدیم زبان ہے نہ کہ محض ایک بولی۔ کیونکہ یہ فیصلہ کوئی باقاعدہ ادبی محقق ومؤرخ ہی کرسکتا ہے تاہم میرے پاس شواہد موجود ہیں یا جو میرے ذاتی مشاہدات ہیں ان کی بناء پر مجھے یہ کہنے اور لکھنے میں کوئی تامل نہیں کہ ہندکو ایک باقاعدہ اور قدیم زبان ہے جس کی وضاحت اور تفصیل آئندہ سطور میں کی جائے گی۔

ہندکو زبان پورے صوبہ سرحد میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے اور تخمیناً گذشتہ تین دہائیوں سے لکھی اور پڑھی بھی جارہی ہے جس میں نظم ونثر کی کتابوں کی معقول تعداد ہوچکی ہے۔ کتابوں کے علاوہ اخبارات 'ہفت روزے بھی شائع ہورہے ہیں۔ ہندکو زبان کی سرحدیں ایک طرف ڈیرہ جات سے کاغان کے پہاڑوں کی چوٹیوں اور دروں تک اور گلیات کے ایک وسیع علاقے سے مری تک دوسری طرف کوہستان اور گلگت کی سرحدوں تک اور ہزارہ ڈویژن میں واقع کئی چھوٹی بڑی ریاستوں تک پھیلی ہوئی ہیں اور اگر اس میں پوٹھوہاری اور سرائیکی لہجوں کو بھی شامل کرلیا جائے جو ہندکو زبان ہی کی شاخیں ہیں تو ہندکو زبان کی سرحدیں مزید وسیع ہوجاتی ہیں۔ یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ سندھی زبان میں ہندکو زبان کے متعدد الفاظ تلفظ کی معمولی سے تبدیلی کے ساتھ رائج ہیں آپ پاکستان کے کسی بڑے شہر میں چلے جائیں اگر آپ خود ہندکو زبان بولتے ہیں تو آپ کو متعدد لوگ ہندکو بولنے والے ملیں گے چاہے ان کا تعلق کسی بھی علاقے سے ہو۔ علاوہ ازیں قدیم اردو زبان میں ہندکو زبان کے موجودہ رائج الفاظ قریب قریب اصل تلفظ کے ساتھ ملتے ہیں اس نوع کے الفاظ حضرت ملاّ وجہی دکنی کی کتاب "سب

رس" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

ھندکو زبان کے لوک ادب (بجھارتوں' کہانیوں اور کہاوتوں وغیرہ) پر کام کرنے کے دوران میں مجھے یہ دلچسپ ادراک ہونے پر حیرت آمیز مسرت کا احساس ہوتا رہا کہ ھندکو زبان کی بجھارتیں' کہانیاں اور کہاوتیں ایسے ایسے خوبصورت مقفّٰی اور مسجّع جملوں پر مشتمل ہیں جو کسی باقاعدہ زبان میں ہی تخلیق کئے جاسکتے ہیں محض کسی بولی میں ہرگز نہیں۔ یہاں دو تین مثالیں پیش کرنا چاہوں گا جو خالصتاً ھندکو زبان میں تخلیق ہوئی ہیں پہلے ایک نہایت خوبصورت اور دلچسپ بجھارت ملاحظہ فرمائیں۔

چار تھم بَلدِے آئے
دو پکھّے چُھلدِے آئے
دو دیئے بَلدِے آئے
اگّے سپ بلیٹھدا آیا
لوک تماشا ویخدا آیا

اس بجھارت کا جواب "ہاتھی" ہے' بجھارت کے مقفّٰی جملوں میں ہاتھی کے جسم کے بیرونی اعضاء (چار ٹانگیں' دو کان' دو آنکھیں اور سونڈ) کو کیسی معقول اور قابل فہم علامات میں پوشیدہ رکھ کر بجھارت کی عبارت تخلیق کی گئی ہے اور سوائے اعداد کے باقی تمام الفاظ خالص ہندکو زبان کے ہیں ایسی ہی متعدد بجھارتیں اور بھی ہیں جن کا یہاں نقل کرنا باعثِ طوالت ہوگا اب ایک کہاوت دیکھئے جو صرف چار الفاظ پر مشتمل ہے لیکن حکمت و دانش سے بھرپور ہے۔

کھاوِے ٹبّر

سَوہدِے قبّر

اس کہاوت کے دونوں جملے مقفّٰی ہیں اور مطلب و مفہوم کے اعتبار سے گویا کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ ایک شخص حرام کماتا ہے جس کو وہ اپنے علاوہ زیادہ حصہ اپنے کنبے یا خاندان کی کفالت یا عیاشی میں صرف کرتا ہے مگر جب کل روزِ حساب ہوگا تو جوابدہ وہ خود ہوگا۔ ایک اور چھوٹی سی کہاوت ملاحظہ کیجئے:۔

چھٹّی گھڑ ی دی شیطانی

ساری عمری دی پشیمانی

اس کہاوت کے بھی دونوں جملے مقفّٰی ہیں اور خالص ہندکو زبان میں ہیں کوئی ایک شخص اپنے نفس کو چند لمحوں کیلئے خوش کرنے کی خاطر ایک ناپسندیدہ کام کرگزرتا ہے مگر جب اس مسرت کا اثر زائل ہوجاتا ہے تو پھر وہ عمر بھر اپنے کئے پر پشیمان رہتا ہے۔

اب آپ انصاف سے کہیے کہ کیا ایسے خوبصورت اور بامعنی جملوں پر مشتمل بجھارتیں یا کہاوتیں کسی عام بولی میں تخلیق کی جاسکتی ہیں اور پھر یہ بجھارتیں یا کہاوتیں محض چند برسوں میں وجود میں نہیں آگئیں بلکہ یہ صدیوں کے انسانی تجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں یہاں ایک اور دلچسپ بات بتاتا چلوں کہ کہاوتیں' محاورات اور کہانیاں وغیرہ تو دوسری کئی بڑی زبانوں میں موجود ہیں اور جو کتابوں کی صورت میں بھی سامنے آچکی

ہیں مگر آج تک بجھارتیں (پہیلیاں) کسی بھی اور زبان میں یا تو سرے سے تخلیق ہی نہیں ہوئیں یا پھر کتابی صورت میں سامنے نہیں آئیں سوائے حضرت امیر خسروؒ کی "کہہ مکرینوں" کے یا پھر موجودہ دور میں اخبارات یا رسائل میں بچوں کے صفحات میں جبراً تخلیق کی گئی پہیلیوں کے مگر ہندکو زبان میں جتنی بھی بجھارتیں ہیں ان میں بے ساختگی ہے اور جملوں میں روانی ہے۔ علاوہ ازیں ھندکو لوک ادب میں دوسری کئی ایک اصناف کا وافر ذخیرہ موجود ہے جس میں چار بیتہ' ڈھولا' منظوم لوک کہانیاں' ماہیا' شادی بیاہ کے مختلف نوع کے گیت بھی شامل ہیں۔ لہذا یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے کہ ہندکو زبان ایک باقاعدہ اور قدیم زبان ہے۔

ھندکو لُغت :۔ ہندکو اردو لُغت کو ابتداء سے موجودہ صورت میں لانے تک کی سرگذشت بہت طویل ہے جس کا تفصیلاً نقل کرنا بجائے خود تھکا دینے والا عمل ہے بلکہ تضیع اوقات کا باعث بھی ہوگا تاہم چند در چند باتوں کا ذکر کرنا ناگزیر ہے اور اس لئے بھی کہ آپ جان سکیں کہ اس دوران میں مجھے کن کن الجھنوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔

کسی بھی زبان کا لغت مرتب کرنا کسی فرد واحد کے بس کی بات نہیں ہوتی اس نوعیت کے کام بڑے بڑے ادارے کیا کرتے ہیں مگر جب کسی فرد کے دل میں سچی لگن ہو نیت میں خلوص ہو اور اس کے ساتھ جنون بھی کارفرما ہو تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے اور یہ لُغت اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جب میں نے اس کام کا آغاز کیا تھا تو میرے سامنے ہندکو لغت کی کوئی ایک بھی مثال تھی اور نہ مجھے کہیں سے لکھے لکھائے الفاظ دستیاب ہو گئے تھے اور نہ ہی میرے ذہن میں دور دور تک یہ خیال وگمان تھا کہ میں یہ جو بے ترتیب الفاظ اپنے پاس لکھ رہا ہوں ان کے آگے جا کر کوئی لغت بھی مرتب ہو سکتی ہے بس میرے ذہن میں یہ ایک بچگانہ سا خیال یا اسے جنون بھی کہا جا سکتا ہے سما گیا تھا کہ مجھے اپنی ھندکو زبان کے یہ خوبصورت الفاظ اپنے پاس محفوظ کر لینے چاہئیں اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو یہ الفاظ آئندہ مٹ مٹا جائیں گے اور ہماری آئندہ نسلیں ان سے نابلد رہ جائیں گی۔ چنانچہ جوں جوں اور جب جب ایسے الفاظ مجھے یاد آتے جاتے انہیں عمومی صفحات پر لکھتا جاتا اس مقصد کیلئے میری جیب میں سادہ صفحات موجود رہتے اور پھر کسی اور کی زبان سے بھی کوئی الفاظ سنتا تو فوراً انہیں نوٹ کر لیتا اور جب یہ صفحات بھر جاتے تو گھر میں رکھی ہوئی کاپیوں پر بغیر کسی ترتیب کے لکھ دیا کرتا اکثر یوں بھی ہوتا رہا کہ جب کسی کے ساتھ ہندکو میں گفتگو ہو رہی ہوتی اور ایسے میں مخاطب کی زبان سے کوئی ایک یا زیادہ الفاظ سنتا تو اس کی گفتگو کو نظر انداز کر کے وہ الفاظ نوٹ کرتا اور پھر مخاطب کو اپنی گفتگو دہرانے کیلئے کہتا۔ معذرت کے ساتھ گویا بقول شاعر ----

گفتگو کسی سے ہو دھیان تیرا رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلم کا
(فرید عرش)

مخاطب کی گفتگو سے زیادہ میری توجہ اس پر رہتی کہ اس نے اپنی گفتگو میں ہندکو کا ایسا کون سا لفظ ادا کیا ہے جو پہلے میرے ذخیرہ میں موجود نہیں ہے اور جب میرے پاس الفاظ کا کافی ذخیرہ ہو گیا تو مجھے یہ خیال آیا کہ کیوں نہ ان الفاظ کو باقاعدہ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھ لیا جائے چنانچہ گھر میں پڑی ہوئی ڈائریاں اس کام آئیں اور میں نے ان الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھنا شروع کر دیا اور ان کو مکمل کرنے

میں بھی تین چار سال کا عرصہ لگا' مگر اس دوران میں بھی وقتاً فوقتاً نئے الفاظ سامنے آتے گئے جنہیں اس ترتیب میں داخل کرنے سے قطع و برید ہوتی رہی لہذا انہیں پھر دوسری نئی ڈائریوں میں نئے سرے سے لکھا اور اب ان الفاظ کے سامنے معانی اور مطالب بھی لکھنے شروع کئے اور یہ عمل پانچویں مرتبہ مکمل ہوا اور اب میرے ذہن میں لغت مرتب کرنے اور اس کی اشاعت کا خیال آنے لگا میرے اس کام کا میرے چند قریبی دوستوں کو علم تھا جو اکثر مجھ سے اس بارے میں پوچھتے رہتے تھے کہ ایک روز میں مقامی کالج میں دوستوں سے ملنے گیا تو حسب معمول ایک دوست پروفیسر مرتضیٰ سید نے پوچھا کہ آپ کی ہندکو لغت کہاں تک پہنچی اور اس کی اشاعت میں کیا پیش رفت ہوئی ہے تو جواباً میں نے کہا کہ لغت کا مسودہ تو مکمل ہے باقی آپ جانتے ہیں اس کی اشاعت میری استطاعت سے باہر ہے اس پر انہوں نے مجھے مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ چند روز بعد میں اپنے ایک اور دوست پروفیسر شعیب آفریدی کو ساتھ لے کر مقتدرہ کے دفتر پہنچ گیا معلوم کرنے پر کسی نے بتایا کہ یہ شعبہ ڈائریکٹر گوہر نوشاہی کے پاس ہے جب ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے میرے مسودہ کی ایک دو ڈائریوں کا سرسری جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ اس صورت میں اس مسودہ کی اشاعت ممکن نہیں ہے کیونکہ مسودہ میں ہندکو الفاظ اور ان کے سامنے صرف معانی ہی لکھے گئے ہیں جو ناکافی ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ معانی کے علاوہ الفاظ کے تلفظ اور تذکیر و تانیث کے علاوہ واحد جمع بھی لکھے جائیں۔ فوری طور پر تو ان کے جواب سے مایوسی کا احساس ہوا لیکن ان کا مشورہ میرے دل کو لگا اور پسند آیا۔ میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے اچھا مشورہ دیا ورنہ میں اس زعم میں پڑا رہتا کہ میرے لغت کا مسودہ مکمل ہے چنانچہ واپس آ کر میں نے اس مشورے کے مطابق مسودہ کو نئے سرے سے لکھنا شروع کیا اب الفاظ کے سامنے تلفظ کے علاوہ مذکر و مونث اور جمع واحد بھی لکھے اور یہ کام تین چار سال میں مکمل ہوا۔ اسی دوران میں میری ہندکو ضرب الامثال پر مشتمل کتاب جسے مقتدرہ نے شائع کیا اور اس سلسلے میں جناب افتخار عارف (جو اس وقت مقتدرہ کے صدر نشین تھے) اور جناب ڈاکٹر عطش درانی کا خصوصی تعاون حاصل رہا اور ان کے علاوہ جناب شکیل منگلوری اور جناب شاہ نواز سواتی بھی معاون رہے اس کتاب کی تقریب رونمائی کے موقع پر تشریف لائے ہوئے جناب ڈاکٹر عطش درانی نے مجھے اس لغت کی اشاعت میں تعاون کا یقین دلایا اور میری حوصلہ فرمائی کی چند روز بعد میں نے باقاعدہ ایک عریضہ لکھ کر لغت کی اشاعت کے بارے میں پوچھا تو ان کا جواب بہت حوصلہ افزا تھا ان کا جواب تھا کہ میں اپنا مسودہ مقتدرہ میں پیش کر دوں اس کی اشاعت کو ممکن بنایا جائے گا۔ ادھر اسی دوران میں گندھارا ہندکو ادبی بورڈ پاکستان کے سیکرٹری جناب محمد ضیاء الدین صاحب مع اپنے دو تین رفقاء کے میرے پاس تشریف لائے اور لغت کی اشاعت کا ارادہ ظاہر کیا ان کی گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ ہندکو زبان سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ پھر کچھ دنوں بعد دوبارہ تشریف لائے اور اس لغت کی اشاعت کی اتنے خلوص و محبت سے پیش کش کی کہ میں نے مقتدرہ کی پیش کش کو پس پشت ڈال کر لغت کا مسودہ ان کے حوالے کر دیا اور خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں ان کی پیش کش پر کسی شک و شبہ کے تردد میں مبتلا نہیں ہوا اور آج خدا کے فضل و کرم سے یہ لغت اشاعت پذیر ہو کر آپ کے ہاتھوں تک پہنچی ہے ورنہ عام طور پر لوگ دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر عملاً اس کے برعکس نکلتے ہیں اس لغت کیلئے الفاظ جمع کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے ایک اور کام بھی کیا یعنی ضمنی لغت تھا جو عنوان وار مقامی ہفت روزہ "جمہور" میں مسلسل تین سال تک شائع ہوتا رہا اس سلسلے میں خدا مغفرت فرمائے غلام جان خان طاہر خیلی کا جن کا بھرپور تعاون حاصل رہا یہ اس لغت کے مرتب کرنے کی ایک نہایت مختصر سی سرگذشت ہے گویا مجھے ساحل کی ریت سے سونے کے ذرات تلاش کرنے کے عمل سے گذرنا پڑا۔

اختلافات و اعتراضات :۔

جیسا کہ کسی بھی کام میں اختلافات و اعتراضات کی گنجائش بہرحال نکل ہی آتی ہے لہذا زیرنظر لغت پر بھی میرے اندازے کے مطابق اختلافات واعتراضات حسب ذیل ہوسکتے ہیں :۔

(1) اس لغت میں ضرب الامثال اور محاورات شامل نہیں۔

(2) لغت میں ہزارہ ڈویژن سے تعلق چند شہروں' قصبوں اور دیہاتوں کے ناموں کے علاوہ کئی شخصیات کے نام بھی لکھے گئے ہیں۔

(3) بعض الفاظ کی صحت اور معانی ومطالب میں بھی اختلاف ہوسکتا ہے۔

(4) رسم الخط کے حوالے سے بھی اختلاف ممکن ہے۔

مذکورہ بالاممکن اختلافات واعتراض کے ممکن اور مناسب جوابات بالترتیب حسب ذیل ہیں۔

(1) میرا بنیادی تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے اور عمر کا بیشتر حصہ یہیں بسر ہو چکا ہے۔ مجھے صوبہ سرحد کے دوسرے شہروں یا علاقوں (ماسوائے پشاور کے) میں قیام یا آمدورفت کے مواقع بہت کم ملے ہیں اور یہ لغت ہزارہ میں ہی مرتب کیا گیا ہے لہذا جو جوالفاظ بچپن سے اب تک میرے حافظے یا مشاہدے میں محفوظ چلے آرہے تھے یا جو دوسرے شہروں کے الفاظ یا لہجے میرے مشاہدے اور علم میں تھے وہ سب میں نے اس لغت میں بلا کسی تفریق وامتیاز کے شامل کردیئے ہیں۔مگر میری یہ کوشش رہی ہے کہ ہندکو زبان کے وہ بنیادی الفاظ جو پورے صوبہ سرحد میں رائج ہیں وہ سب اس لغت میں شامل ہو جائیں۔

(2) اگراس لغت میں ضرب الامثال اور محاورت وغیرہ کو شامل کرنے کا اہتمام کیا جاتا تو ایک طرف اس لغت کا کام مزید تاخیر میں پڑ جاتا تو دوسری طرف اس کی ضخامت بڑھ جانے سے اشاعت بھی ممکن نہ رہتی۔اس کے علاوہ ضرب الامثال اور محاورات پر مشتمل میری ایک کتاب پہلے سے شائع ہوچکی تھی۔

(3) اگرکسی لفظ کی ساخت کے مشابہ اور متوازی کسی گاؤں' قصبے یا علاقے کا نام سامنے آگیا تو اسے لکھ دیا گیا اور اگراس گاؤں یا قصبہ یا شہر سے کسی اہم ادبی' مذہبی یا سیاسی شخصیت کا تعلق معلوم ہوا تو اس شخصیت کا نام بھی لکھ دیا گیا اور میرا خیال ہے یہ کوئی قابل اختلاف واعتراض بات نہیں ہونی چاہیے۔

(4) لغت میں ہرلفظ اوراس کے معانی ومطالب پوری تحقیق اور اعتماد سے لکھے گئے ہیں اور جن الفاظ کے مترادفات اردو میں موجود نہیں یا میرے علم میں نہیں ان کے معانی ومطالب کی جملوں میں وضاحت کردی گئی ہے۔اس کے باوجود اگر کسی کو کسی لفظ کی صحت یا اس کے معانی یا مترادفات سے اختلاف ہو یا وہ یہ سمجھے کہ اس لفظ کے مترادفات کسی دوسری زبان میں موجود ہیں تو براہ کرم مجھے مطلع کیا جائے تاکہ ریکارڈ درست کیا جاسکے تاہم بعض بنیادی الفاظ کے تلفظات سے اختلاف ممکن ہے جس کی وجہ ہر علاقے کے تلفظات میں تبدیلی ہے۔

(5) ھندکو زبان کا نہ تو کوئی پہلے سے رسم الخط موجود ہے اور نہ اب تک کوئی متفقہ رسم الخط وضع کرنے پر توجہ دی گئی ہے اور یہ امر بھی ھندکو زبان کی ترویج وترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ چنانچہ ہرلکھاری یا اس کا حلقہ اپنی اپنی ذہنی اُپج کے مطابق وظع کردہ رسم لخط میں لکھتا آرہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک کوشش میں نے بھی کی تھی اور چند اضافی اور علامتی حروف تہجی وضع کئے تھے جن کے گوشوارے میری پہلی کتابوں میں موجود

ہیں مگر یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ یہ حروف کمپیوٹر میں موجود نہیں ہیں۔ لہذا مجھے بھی وہی عام رائج رسم الخط اختیار کرنا پڑا چند سال پہلے ایک موقع پر جناب خاطر غزنوی نے ایک متفقہ رسم الخط وضع کرنے کا خیال ظاہر کیا تھا مگر کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا۔

علامات و توضیحات:۔

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ھندکو زبان مختلف اور متعدد لہجوں اور تلفظات پر مشتمل ہے صرف ہزارہ ڈویژن میں کئی لہجے رائج ہیں جس کی وجہ سے جغرافیائی عوامل بھی ہیں جن کے زیر اثر ہر دس بارہ کلومیٹر کے بعد کئی الفاظ کے تلفظات اور لہجے بدل جاتے ہیں چنانچے ایسے الفاظ کے سامنے اسی علاقے کے نام کے دو حروف درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ فلاح لفظ فلاں علاقہ میں رائج ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

(پ ش) پشاور	(ا ت) اپر تنول
(ک غ) کاغان وغیرہ	(ل ت) لوئر تنول
(گ ج) گوجری زبان	(ر ت) ریاستیں ملحقہ ہزارہ ڈویژن
(گ ل) گلیات مری وغیرہ	(ہ ر) علاقہ ہری پور تا خان پور

اسی طرح جن ھندکو الفاظ کے مترادفات دوسری زبانوں میں موجود ہیں ان کو بھی حسب ذیل حروف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(انگ) انگریزی

(ف) فارسی

(ع) عربی

(ہ) ھندی

چونکہ عمومی معانی و مطالب اردو زبان ہی میں لکھے گئے ہیں اس لئے اردو کی کوئی علامت نہیں لکھی گئی۔

تلفظات کے لکھنے میں یائے معروف (ی) اور یائے مجہول (ے) کو اس طرح لکھا گیا ہے مثلاً "پَیر" (پاؤں) کا تلفظ (پے۔ر) اور "پِیر" (بزرگ۔ولی) کا تلفظ (پی۔ر) لکھا گیا ہے۔ اعراب صرف تلفظات پر لگائے گئے ہیں۔

حرفِ سپاس:۔

میں اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر گذار ہوں کہ جس نے مجھ ناچیز کو اس بڑے کام کیلئے منتخب کرلیا اور پھر قدم قدم پر میرے دل میں ہمت اور حوصلہ ودیعت فرماتا رہا اور جب لغت کا مسودہ مکمل ہوگیا تو اس کی اشاعت کے اسباب بھی مہیا فرما دیئے جن کا وسیلہ گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان کے سیکرٹری جناب محمد ضیاء الدین صاحب کی صورت میں میرے سامنے آیا اور پھر ان کے رفقاء جناب ڈاکٹر صلاح الدین' جناب ڈاکٹر عدنان گل اور جناب آفتاب صاحب جو اس منصوبہ میں شریک کار رہے میں ان سب حضرات کا بے حد شکر گذار ہوں میں اپنے چند مقامی دوستوں کا بھی سپاس گذار ہوں جو وقتاً فوقتاً مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے ان میں جناب پروفیسر عبدالرشید' پروفیسر آصف ثاقب' پروفیسر محمد فرید' پروفیسر صادق زاہد' پروفیسر مرتضیٰ سید' پروفیسر عبدالقادر ساجد' پروفیسر شعیب آفریدی' جناب شاہ نواز سواتی اور جناب انجم جاوید کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ میں پروفیسر صوفی عبدالرشید اور پروفیسر محمد فرید کا بطور خاص شکر گذار ہوں کہ جن سے کئی الفاظ کی صحت کے مصدقہ

ہونے کا اطمینان حاصل کرتا رہا ان کے علاوہ اپنے ایک بہت عزیز اور روحانی دوست تسنیم سید کا بھی شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے اپنے علاقے کے بہت سے الفاظ مجھے فراہم کیئے اور اس لغت کے کمپوزر جناب محمد الیاس آفریدی کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے نہایت محنت اور دیدہ ریزی کے ساتھ کمپوزنگ کے فرائض سرانجام دیئے اور آخر میں گندھارا ھندکو بورڈ پاکستان کے رفقاء کار کا بھی نہایت شکر گذار ہوں جنہوں نے میرے اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے قدر افزائی فرمائی اور اس لغت کی اشاعت کیلیئے مالی تعاون کی پیش کش کی۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر دراز نصیب فرمائے۔

آخری بات :۔

میرا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ یہ ہندکو زبان کی ایک مکمل لغت ہے کیونکہ یہ ایک بنیاد ہے اور اس میں کئی نوع کی خامیاں رہ گئی ہوں گی اور بہت سے الفاظ شامل ہونے سے رہ گئے ہوں گے تاہم میں آپ کی طرف سے اس تحسین کا حقدار ضرور ٹھہرتا ہوں کہ میں نے اپنی عمر عزیز کا ایک تہائی حصہ صرف کر کے ہندکو زبان کو ایک بنیادی لغت فراہم کر دیا ہے اور جب آئندہ اس کی بنیاد پر ہندکو زبان کے ایک مکمل لغت کی عمارت تعمیر کی جائے گی تو اسے دیکھنے کیلیئے شاید میں موجود نہ رہوں مگر میری روح اس کا طواف کر کے ضرور سرشار ہوگی۔ مجھے اس بات کی بے انتہا خوشی ہے کہ آج میں اپنی مادری زبان ھندکو کے سامنے کسی حد تک سرخرو ہونے میں کامیاب ہوا ہوں اور میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور اعزاز نہیں ہوسکتا! والحمدللہ۔

والسلام

خاکسار

سلطان سکون